REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ ۳ جمادی الاول ۱۳۷۸ھ
فی پرچہ ۲ ؍

جلد ۴۷/۱۲ ۱۵ نبوت ۱۳۳۷ ہش ۱۵ نومبر ۱۹۵۸ء نمبر ۲۶۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۴ نومبر۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت گزشتہ کئی روز سے ایڑی میں درد کی شکایت کے باعث ناساز ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

تونس اسلحہ خریدنے کے لئے چیکوسلواکیہ، یوگوسلاویہ اور فن لینڈ سے بات چیت کر رہا ہے

تونس کے صدر جناب حبیب بورقیبہ کی نشری تقریر

تونس ۱۴ نومبر۔ تونس اسلحہ حاصل کرنے کے لئے چیکوسلواکیہ، یوگوسلاویہ اور فن لینڈ سے بات چیت کر رہا ہے۔ اس امر کا انکشاف کونسل کے صدر جناب حبیب بورقیبہ نے کل اپنی نشری تقریر میں کیا۔ انہوں نے کہا ہم نے یہ فیصلہ اسلحہ کی فوری ضرورت کے پیش نظر اور صورت حال سے مجبور ہو کر کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا مغربی طاقتوں کو چاہئے کہ وہ اس صورت حال کو سمجھنے کی کوشش کریں جس سے ہم دوچار ہیں۔ اور اس کے مطابق اپنے رویہ پر نظر ثانی کریں۔

صدر بورقیبہ نے کہا مغربی طاقتوں کا اپنا مفاد اسی میں ہے کہ وہ اپنے میں سے ان چند ایک طاقتوں کی تجاویز پر کان نہ دھریں جنہوں نے نوآبادیاتی اسکول کو ابھی تک خیرباد نہیں کہا ہے۔ ہم مغربی ملکوں کے ساتھ تعاون کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اس شرط پر۔ ہمارے وقار اور ہماری عزت پر کوئی آنچ نہ آنے پائے۔ انہوں نے مزید کہا بار بار درخواست کرنے کے باوجود برطانیہ اور امریکہ نے گزشتہ سال میں صرف پانچ سو رائفلیں اور ستر مشین گنیں بھیجی ہیں۔ پھر انہوں نے فرانس کو اسلحہ کے سودے کی جملہ تفصیلات سے آگاہ کر دیا ہے اور یہ شرط لگائی ہے کہ یہ ہتھیار کسی صورت الجزائری حریت پسندوں کے ہاتھوں میں نہ پہنچنے پائیں۔ اس لئے ہم یوگوسلاویہ اور فن لینڈ وغیرہ سے ہتھیار لینے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اور سودا بہت حد تک طے بھی ہو چکا ہے انہوں نے کہا ہم نے ابھی تک ایسی پالیسی اختیار نہیں کی ہے کہ جو مغربی ممالک کے خلاف ہو۔ لیکن اگر مغربی دنیا نے تونس کی صورت حال کو سمجھنے کی کوشش نہ کی تو ہم اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کل بتایا کہ اسلحہ کی فروخت کے متعلق برطانیہ نے ابھی تک تونس سے رابطہ قائم کر رکھا ہے۔ اور وہ اس بارے میں غلط فہمی دور کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ترجمان نے توقع ظاہر کی کہ یہ معاملہ خاطر خواہ طریق پر طے ہو جائے گا۔

ارجن ٹائنا کے نائب صدر پر مقدمہ چلایا جائے گا

موجودہ صدر کی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کا الزام

بونس ایرز۔ ۱۴ نومبر۔ ذمہ دار حلقوں نے بتایا ہے کہ ارجن ٹائنا کے نائب صدر اینڈرو گومز نے صدر فرانڈیزی کی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی۔ مگر وہ کامیاب نہیں ہو سکے۔ سرکاری حلقوں نے انکشاف کیا ہے کہ حکومت ارجن ٹائنا کے نائب صدر پر مقدمہ چلائے گی۔ اور مجلس قانون ساز ایک عدالت کی حیثیت سے ان کے متعلق فیصلہ دے گی۔

ارجن ٹائنا کے وزیر داخلہ الفریڈو ایڈرلو نے گزشتہ رات کہا کہ گومز نے حکومت کے خلاف ایک سازش کے وجود کا انکشاف کیا تھا۔ اور ایک قومی حکومت قائم کرنے کی درخواست کی تھی۔ مگر انہوں نے یہ بتانے سے انکار کر دیا کہ اس سازش میں کون کون شریک ہے۔

دوسری جانب نائب صدر نے ایک پریس کانفرنس طلب کر کے ان اطلاعات کی تردید کی۔ کہ انہوں نے صدر فرانڈیزی کے استعفے کا مطالبہ کیا ہے۔ ارجن ٹائنا کے سابق صدر ارمبرو نے بھی ان اطلاعات کی تردید کی ہے۔ کہ حکومت کے خلاف سازش میں ان کا بھی ہاتھ ہے۔

وزیر خارجہ کے بیان پر عربوں کا اظہار اطمینان

قاہرہ ۱۴ نومبر۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے عرب ممالک کی سرحدوں کے قریب اسرائیلی فوجوں کی نقل و حرکت پر جو تشویش ظاہر کی ہے۔ عرب ممالک میں اس کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا ہے۔ دمشق کے ممتاز روزنامہ صوت العرب نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک اداریہ میں لکھا ہے کہ عربوں کے نزدیک پاکستان اور عرب دنیا آپس میں معمول سے کہیں زیادہ مشترک مفادات اور روابط کے باعث ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ جب سے پاکستان میں حکومت کی تبدیلی عمل میں آئی ہے عرب ممالک اس پر بے حد خوشی ظاہر کر رہے ہیں۔ اور ان ممالک نے یہ توقع وابستہ کر رکھی ہے کہ حکومت پاکستان عرب ممالک کی غلط فہمیاں دور کرنے کی کوشش کرے گی۔ نئے وزیر خارجہ کے بیان سے پاکستان کی نئی حکومت پر عربوں کے اعتماد کو تقویت ملی ہے۔

ریڈیو سیٹ کے لئے لائسنس

کراچی ۱۴ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ ریڈیو سیٹ کا لائسنس حاصل کرنے کے لئے اس کی تاریخ خریداری کا بل وغیرہ دکھانا ضروری نہیں۔ ریڈیو کے مالک کو صرف یہ بتانا پڑے گا۔ کہ اس کے پاس ریڈیو سیٹ ہے۔ چنانچہ محکمہ ڈاک کے حکام درخواست دہندہ کے نام لائسنس جاری کر دیں گے۔ جو ریڈیو سیٹ خراب ہو چکے ہیں۔ ان کے لائسنس بھی مالک کے پاس ہونے چاہئیں۔

پانچویں پاکستان میڈیکل کانفرنس

ڈھاکہ ۱۴ نومبر۔ پانچویں پاکستان میڈیکل کانفرنس ۲۴ نومبر سے کرزن ہال ڈھاکہ میں شروع ہو رہی ہے۔ کانفرنس میں پاکستان کے علاوہ برطانیہ۔ امریکہ۔ روس۔ جرمنی۔ کینیڈا۔ لنکا۔ کمیونسٹ چین اور فلپائن کے ڈاکٹر بھی شریک ہوں گے۔ ڈاکٹر نواب کو مجلس استقبالیہ کا چیئرمین مقرر کیا گیا ہے۔

کینیڈا کے وزیر اعظم کراچی پہنچ گئے

کراچی ۱۴ نومبر۔ کینیڈا کے وزیر اعظم مسٹر ڈیفن بیکر کل سہ پہر اپنی اہلیہ اور ۱۴ ساتھیوں کی معیت میں خاص ہوائی جہاز کے ذریعہ کراچی پہنچ گئے۔ پاکستان میں ان کا دورہ چھ دن تک جاری رہے گا۔ وہ حکومت پاکستان کی دعوت پر یہاں آئے ہیں۔ ہوائی اڈے پر مرکزی وزیر بحالیات لیفٹیننٹ جنرل اعظم خاں ان کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ مسٹر ڈیفن بیکر کے ساتھیوں میں پارلیمنٹ کے رکن مسٹر رینارڈ اور امور خارجہ کے مشیر مسٹر اولین شامل ہیں۔ ہوائی اڈے پر پاکستان کی بری بحری فوجوں کے دستوں نے مسٹر ڈیفن بیکر کو گارڈ آف آنر پیش کیا۔

اسسٹنٹ ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۵۸ء

رسومات

ہمارے ملک میں مسلمانوں میں بعض غیر اسلامی رسومات۔ اس طرح راہ پاگئی ہوئی ہیں۔ کہ جن کا چھوڑنا عوام پر گراں گزرتا ہے۔ اور اکثر اوقات ان رسومات میں غیر ضروری اخراجات اتنے اٹھ جاتے ہیں۔ کہ بعض لوگ جو دراصل ان کی توفیق نہیں رکھتے۔ بالکل ہی تباہ ہو کر رہ جاتے ہیں۔ کیونکہ عموماً وہ قرض لے کر اور مکان رہن رکھ کر یا بیچ کر ان اخراجات کو پورا کرتے ہیں۔ اور اپنی ناک کٹنے سے بچا لیتے ہیں۔

ہم اس بات کو نظر انداز نہیں کرتے کہ دوستوں اور رشتہ داروں سے میل ملاقات قائم رکھنے کے لئے بعض اوقات انسان اپنی ضروریات سے بچا کچھا روپیہ خرچ کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ اور شاید اسی وجہ سے ہمارے عوام رسومات کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں۔ لیکن اس کی بھی حد ہونی چاہیئے۔ یہاں تو یہ عالم ہے کہ بعض رسومات ادا کرنے کے لئے گھر بار کو ہی گویا لٹا دیا جاتا ہے اور اپنی توفیق سے بڑھ کر خرچ کر دیا جاتا ہے۔

ایسی جاہلانہ رسومات بیاہ شادی وغیرہ میں منائی جاتی ہیں۔ بہت سا روپیہ ان میں ایسے خرچ کر دیا جاتا ہے۔ جس کا دراصل نہ تو کوئی سوشل فائدہ پہونچتا ہے۔ اور نہ اور قسم کی کوئی بہتری ہوتی ہے۔ دولتمندوں کی تو خیر جدا بات ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ بھی جو اپنے کنبہ کی روزانہ روٹی بھی سخت محنت سے کماتے ہیں بیاہ شادی وغیرہ میں غیر ضروری رسومات کی طفیل ایسے زیر بار ہو جاتے ہیں کہ باقی ساری عمر اسی خوشی کے عواقب کا عذاب بھگتنے میں ان کی گزر جاتی ہے۔

یہ ایک نہایت خطرناک مرض ہے جو ہمارے تمام معاشرہ کو گھن کی طرح کھا رہا ہے۔ کئی ایک غریب محنت کش لوگ اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر وقت پڑنے پر ان جاہلانہ رسومات پر خرچ کرنے کے لئے کوڑی کوڑی جمع کرتے ہیں۔ اور جب وقت آتا ہے۔ تو اپنا اندوختہ ہی نہیں بلکہ مزید قرض لیکر خرچ کر دیتے ہیں۔ اور باقی عمر اس قرض کے ادا کرنے میں گزار دیتے ہیں۔ اور اس کا نتیجہ اتنی سی بات ہوتی ہے۔ کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ اس نے کچھ نہیں کیا۔

اسلام ایسی تمام رسومات کی نفی کرتا ہے۔ اور ایسی زندگی گزارنے کی تلقین کرتا ہے جو اپنی توفیق کی وسعت سے بڑھنے نہ پائے۔ اسلام کسی رسم کو تسلیم نہیں کرتا۔ عیدین بے شک خوشی کے دن ہیں۔ لیکن ایک مومن کی خوشی غیر مسلموں کی خوشی سے بالکل الگ نوعیت رکھتی ہے۔ حسب توفیق صاف ستھرا لباس پہنکر عیدگاہ میں جاکر نماز پڑھنا اور روزانہ کی نسبت حسب توفیق اچھا کھانا اور دوستوں رشتہ داروں کی دعوت کرنا ممنوع نہیں ہے۔ بلکہ مستحسن ہے۔ لیکن میلے ٹھیلے میں خرچ کرنا یا غیر ضروری جشن منانے اور رنگ رلیوں میں ضائع مال کی اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا۔

اسی طرح بیاہ شادی پر مہندی وغیرہ جو رسومات ہندوؤں سے لی گئی ہیں۔ اسلام کی مقرر کردہ سادہ زندگی ان کی متحمل نہیں ہے۔ ناچ رنگ تو ویسے ہی خلاف اسلام افعال ہیں۔ لیکن بعض متمول انسان ابھی تک ایسی باتوں کی پابندی لازمی قرار دیتے ہیں۔ اور بعض جاہل دولت مند تو ایسے ہیں۔ کہ گڑیوں کی شادی مناتے ہیں۔ اور اس طرح اس میں خرچ کرتے ہیں کہ گویا واقعی اپنی بیٹیوں اور بیٹوں کی شادی رچا رہے ہیں۔ خیر یہ تو استثنائی قسم کی جہالت ہے۔ لیکن عام طور پر بھی بیاہ شادیوں میں بہت سا روپیہ بلا وجہ محض ناک کی خاطر ضائع کیا جاتا ہے۔ جس کی مسلمانوں کی موجودہ اقتصادی حالت قطعاً متحمل نہیں اس طرح بہت سے خاندان ناک بچاتے بچاتے خود تباہ ہو جاتے ہیں۔

اگرچہ مسلمانوں میں سمجھدار لوگوں کا ایک ایسا طبقہ بھی موجود ہو گیا ہے جو ایسی رسومات کو ترک کر چکا ہے۔ اور دوسروں کے لئے مثال پیش کرتا ہے۔ خاص کر احمدی ان سے بڑی حد تک بچے ہوئے ہیں لیکن افسوس کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ ابھی آٹے میں نمک کے برابر بھی اصلاح نہیں ہوئی اور ایک ایسے انقلاب کی ضرورت باقی ہے۔ جس سے مسلمان ایک صحت مند معیار پر قائم ہو جائیں۔

بے شک زمانہ بھی ایک بڑا مصلح ہے۔ اور بدلتے ہوئے حالات خود بخود اصلاح کر دیتے ہیں۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے ملک میں جہالت کا مرض بہت گہری جڑیں رکھتا ہے۔ اور اس کو اکھاڑنے کے لئے سخت محنت اور منظم جدوجہد کی ضرورت ہے۔

تحریک جدید کی غرض و غایت اور اس کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید سال ۲۵/۱۵ کا اعلان بموقعہ اجتماع انصار اللہ بتاریخ ۱۱/۱۵۸ فرمایا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے۔ کہ ہم خوشی اور بشاشت سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیوں کے لئے آگے بڑھیں۔ اور پہلے سے بڑھ چڑھ کر اسلام کی اشاعت کے لئے اپنے وعدہ جات لکھوائیں۔ یہ الٰہی تحریک ہے اس پر لبیک کہنا اور عملاً اس میں حصہ لینا اور لیتے جانا یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنا اور اس کی رضا و قرب کو حاصل کرنا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

الٰہی تحریک

"بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی۔ اور میں نے جماعت کے سامنے پیش کر دی۔ پس میری تحریک خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے"

پھر اس تحریک کی تعریف میں آپ فرماتے ہیں:-

"تحریک جدید درحقیقت نام ہے اس جدوجہد کا جو ایک احمدی کو اسلام کی اشاعت کے لئے کرنی چاہیئے۔ تحریک جدید نام ہے اس کوشش و سعی کا جو اسلامی شعار اور اسلامی اصول کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہماری جماعت کے ذمہ لگائی گئی ہے"

تحریک جدید کے اجراء کی غرض

حضور فرماتے ہیں:-

"ہماری دلچسپی صرف اس میں ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام کی تبلیغ پھیل جاوے۔ اور پھر اسلام تمام ادیان پر غالب آجائے جس طرح کہ وہ قدیم ایام میں غالب تھا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اور اسی کام کے لئے تحریک جدید کو جاری کیا گیا ہے۔ اور یہی کام ہر مسلمان پر واجب قرار دیا گیا ہے"

(خطبہ جمعہ ۴ دسمبر ۱۹۵۳ء)

اس تحریک میں حصہ لینا آپ نے ہر فرد کے لئے ضروری قرار دیا۔ چنانچہ فرمایا

"یہ تحریک کسی خاص گروہ سے مختص نہیں۔ بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ اور جو احمدی اس میں حصہ نہیں لے گا۔ ہم اسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے۔ کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ اسلام کی خدمت اور احمدیت کی اشاعت کے لئے کچھ خرچ کرے۔ اس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا محض بے کار ہے"

(خطبہ جمعہ ۴ نومبر ۱۹۵۳ء)

وعدہ جات کے حصول کی ذمہ داری

حضرت اقدس کے ان ارشادات کی روشنی میں اب جہاں ہر احمدی مرد و عورت کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اس میں حصہ لے وہاں جماعتوں کے عہدہ داروں کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ احباب جماعت سے وعدہ جات اور ان کی وصولی کا خاطرخواہ انتظام کر کے رقوم جلد از جلد مرکز میں ارسال کریں۔ حضور فرماتے ہیں۔

ہر احمدی فرد ہر سیکرٹری اور پریذیڈنٹ اور بارسوخ آدمی کا فرض ہے کہ

(۱) وہ جماعت کے تمام افراد میں تحریک کر کے ان سے تحریک جدید کے وعدے لے۔

(۲) ان وعدوں کی اطلاع مرکز کو دے

(۳) پھر ان کی وصولی کے لئے پوری کوشش کرے۔

صدقہ جاریہ

فرماتے ہیں:-

"اگر تم سمجھتے ہو کہ جنت حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل کی ضرورت ہے تو اس کا فضل اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ تم تحریک جدید میں حصہ لو۔ تحریک جدید ایک مستقل صدقہ جاریہ ہے جو لوگ اس میں حصہ لیں گے۔ وہ اس تبلیغ دین کے ذریعہ جو ان کے ذریعہ سے ہوتی رہے گی۔ اپنی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب حاصل کرتے چلے جائیں گے"

(نوٹ) فارم برائے تکمیل جماعتوں میں ارسال کئے جا چکے ہیں مہربانی فرما کر جلد از جلد وعدہ جات حاصل کر کے مرکز کو مطلع فرمائیں۔

وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ

آسمانی انعام کس کو ملتا ہے؟

خدا تعالےٰ سے کامل تعلّق پیدا کرنے والوں کی علامتیں

کلماتِ طیّبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جاننا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نہایت کریم و رحیم ہے۔ جو شخص اس کی طرف صدق اور صفا سے رجوع کرتا ہے۔ وہ اس سے بڑھ کر اپنا صدق و صفا اس سے ظاہر کرتا ہے۔ اس کی طرف صدق دل سے قدم اٹھانے والا ہرگز ضائع نہیں ہوتا۔ خدا تم میں بڑے بڑے محبت اور وفاداری اور فیض اور احسان اور کرشمہ خدائی دکھلانے کے اخلاق ہیں۔ مگر وہی ان کو پورے طور پر مشاہدہ کرتا ہے۔ جو پورے طور پر اسکی محبت میں محو ہو جاتا ہے۔ اگرچہ وہ بڑا کریم و رحیم ہے مگر غنی اور بے نیاز ہے اس لئے جو شخص اس کی راہ میں مرتا ہے وہی اس سے زندگی پاتا ہے۔ اور جو اس کے لئے سب کچھ کھوتا ہے۔ اسی کو آسمانی انعام ملتا ہے۔

خدا تعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کرنیوالے اس شخص سے مشابہت رکھتے ہیں۔ جو اوّل دور سے آگ کی روشنی دیکھے اور پھر اس سے نزدیک ہو جائے یہاں تک کہ اس آگ میں اپنے تئیں داخل کر دے اور تمام جسم جل جائے اور صرف آگ ہی باقی رہ جائے۔ اسی طرح کامل تعلق والا دن بدن خدا تعالیٰ کے نزدیک ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ محبتِ الٰہی کی آگ میں تمام وجود اس کا پڑ جاتا ہے اور شعلہ نور سے قالب نفسانی جل کر خاک ہو جاتا ہے۔ اور اس کی جگہ آگ لے لیتی ہے یہ انتہا اس مبارک محبت کا ہے۔ جو خدا سے ہوتی ہے۔ یہ امر کہ خدا تعالیٰ سے کسی کا کامل تعلق اس کی بڑی علامت یہ ہے کہ صفاتِ الٰہیہ اس میں پیدا ہو جاتی ہیں اور بشریت کے رذائل شعلۂ نور سے جل کر ایک نئی ہستی پیدا ہوتی ہے اور ایک نئی زندگی نمودار ہوتی ہے۔ جو پہلی زندگی سے بالکل مغائر ہوتی ہے۔ اور جیسا کہ لوہا جب آگ میں ڈالا جائے اور آگ اس کے تمام رگ و ریشہ میں داخل ہو کر لے تو وہ لوہا بالکل آگ کی شکل پیدا کر لیتا ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے کہ آگ ہے۔ گو خواص آگ کے ظاہر کرتا ہے

اسی طرح جس کو شعلۂ محبتِ الٰہی سر سے پیر تک اپنے اندر لیتا ہے۔ وہ بھی مظہر تجلیات الٰہیہ ہو جاتا ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا ہے۔ بلکہ ایک بندہ ہے جس کو اس آگ نے اپنے اندر لے لیا ہے اور اس آگ کے غلبہ کے بعد ہزاروں علامتیں کامل محبت کی پیدا ہو جاتی ہیں۔ کوئی ایک علامت نہیں ہے تا وہ ایک زیرک اور طالب حق پر مشتبہ ہو سکے۔ بلکہ وہ تعلق صدہا علامتوں کے ساتھ شناخت کیا جاتا ہے۔ منجملہ ان علامات کے یہ بھی ہے کہ خدا ایسے کریم اپنا فصیح اور لذیذ کلام وقتاً فوقتاً اسکی زبان پر جاری کرتا رہتا ہے جو الٰہی شوکت اور برکت اور غیب گوئی کی کامل طاقت اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور ایک نور اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ جو بتلاتا ہے کہ یہ یقینی امر ہے ظنی نہیں ہے اور ایک ربانی چمک اس کے اندر ہوتی ہے اور کدورتوں سے پاک ہوتا ہے اور بسا اوقات اور اکثر اور اغلب طور پر وہ کلام کسی بڑی پیشگوئی پر مشتمل ہوتا ہے اور اس کی پیشگوئیوں کا حلقہ نہایت وسیع اور عالمگیر ہوتا ہے اور وہ پیشگوئیاں کیا باعتبار کمیت اور کیا باعتبار کیفیت بے نظیر ہوتی ہیں۔ کوئی انکی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔ اور ہیبتِ الٰہی ان میں بھری ہوئی ہوتی ہے۔ اور قدرت تامہ کی وجہ سے خدا کا چہرہ ان میں نظر آتا ہے اور اس کی پیشگوئیاں نجومیوں کی طرح نہیں ہوتیں۔ بلکہ ان میں محبوبیت اور قبولیت کے آثار ہوتے ہیں۔ اور ربّانی تائید اور نصرت سے بھری ہوئی ہوتی ہیں اور بعض پیشگوئیاں اس کے اپنے نفس کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض اپنی اولاد کے متعلق اور بعض اس کے دوستوں کے متعلق اور بعض اس کے دشمنوں کے متعلق اور بعض عام طور پر تمام دنیا کے لئے اور بعض اسکی بیویوں اور خویشوں کے متعلق ہوتی ہیں اور وہ امور اس پر ظاہر ہوتے ہیں۔ جو دوسروں پر ظاہر نہیں ہوتے اور وہ غیب کے دروازے اس کی پیشگوئیوں پر کھولے جاتے ہیں جو دوسروں پر نہیں کھولے جاتے۔ خدا کا کلام اس پر

اسی طرح نازل ہوتا ہے جیسا کہ خدا کے پاک نبیوں اور رسولوں پر نازل ہوتا ہے اور وہ ظن سے پاک اور یقینی ہوتا ہے یہ شرف تو اس کی زبان کو دیا جاتا ہے کہ کیا باعتبار کمیّت اور کیا باعتبار کیفیت ایسا بے مثل کلام اس کی زبان پر جاری کیا جاتا ہے کہ دنیا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور اس کی آنکھ کو کشفی قوت عطا کی جاتی ہے۔ جس سے وہ مخفی در مخفی خبروں کو دیکھ لیتا ہے۔ اور بسا اوقات لکھی ہوئی تحریریں اس کی نظر کے سامنے پیش کی جاتی ہیں اور مُردوں سے زندوں کی طرح ملاقات کر لیتا ہے اور بسا اوقات ہزاروں کوس کی چیزیں اس کی نظر کے سامنے ایسی آجاتی ہیں گویا وہ پیروں کے نیچے پڑی ہیں۔

ایسا ہی اس کے کان کو بھی مغیبات کے سننے کی قوت دی جاتی ہے اور اکثر اوقات وہ فرشتوں کی آواز کو سن لیتا ہے۔ اور بے قراریوں کے وقت انکی آواز سے تسلّی پاتا ہے اور عجیب تر یہ کہ بعض اوقات جمادات اور نباتات اور حیوانات کی آواز بھی اس کو پہنچ جاتی ہے ؎

فلسفی کو منکرِ حنّانہ است
از حواسِ انبیاء بیگانہ است

اسی طرح اس کی ناک کو بھی غیبی خوشبو سونگھنے کی ایک قوت دی جاتی ہے اور بسا اوقات وہ بشارت کے امور کو سونگھ لیتا ہے اور مکروہات کی بدبو اس کو آجاتی ہے علیٰ ہذا القیاس اس کے دل کو قوتِ فراست عطا کی جاتی ہے اور بہت سی باتیں اس کے دل میں پڑ جاتی ہیں اور وہ صحیح ہوتی ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس شیطان اس پر تصرف کرنے سے محروم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں شیطان کا کوئی حصہ نہیں رہتا۔ اور بباعث نہایت درجہ فنافی اللہ ہونے کے اس کی زبان ہر وقت خدا کی زبان ہوتی ہے۔ اور اس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اور اگرچہ اس کو خاص طور پر الہام بھی نہ ہو

تب بھی جو کچھ اس کی زبان پر جاری ہوتا ہے۔ وہ اس کی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔ کیونکہ نفسانی ہستی اس کی بکلی جل جاتی ہے۔ اور سفلی ہستی پر ایک موت طاری ہو کر ایک نئی اور پاک زندگی اس کو ملتی ہے جس پر ہر وقت انوار الٰہیہ منعکس ہوتے رہتے ہیں۔

اسی طرح اس کی پیشانی کو ایک نور عطا کیا جاتا ہے۔ جو بجز عشاق الٰہی کے اور کسی کو نہیں دیا جاتا اور بعض خاص وقتوں میں وہ نور ایسا چمکتا ہے کہ ایک کافر بھی اس کو محسوس کر سکتا ہے۔ بالخصوص ایسی حالت میں جبکہ وہ لوگ ستائے جاتے اور نصرتِ الٰہی حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں پس وہ اقبال علی اللہ کا وقت ان کے لئے ایک خاص وقت ہوتا ہے اور خدا کا نور ان کی پیشانی میں اپنا جلوہ ظاہر کرتا ہے۔

ایسا ہی ان کے ہاتھوں میں اور پیروں میں اور تمام بدن میں ایک برکت دی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے ان کا پہنا ہوا کپڑا بھی متبرک ہو جاتا ہے۔ اور اکثر اوقات کسی شخص کو چھونا یا اس کو ہاتھ لگانا اس کے امراض روحانی یا جسمانی کے ازالہ کا موجب ٹھہرتا ہے۔

اسی طرح ان کے رہنے کے مکانات میں بھی خدائے عزّوجلّ ایک برکت رکھ دیتا ہے۔ وہ مکان بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے خدا کے فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

اسی طرح ان کے شہر یا گاؤں میں بھی ایک برکت اور خصوصیت دی جاتی ہے اسی طرح اس خاک کو بھی کچھ برکت دی جاتی ہے۔ جس پر ان کا قدم پڑتا ہے۔

اسی طرح اس درجہ کے لوگوں کی تمام خواہشیں بھی اکثر اوقات پیشگوئی کا رنگ پیدا کر لیتی ہیں یعنی جب کسی چیز کے کھانے یا پینے یا پہننے یا دیکھنے کی بشدت انکے اندر خواہش پیدا ہوتی ہے تو وہ خواہش ہی پیشگوئی کی صورت پکڑ لیتی ہے اور جب قبل از وقت اضطراری طور پر انکے دل میں ایک خواہش پیدا ہوتی ہے تو وہ چیز میسر آجاتی ہے اسی طرح انکی رضامندی اور ناراضگی بھی پیشگوئی کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہے پس جس شخص پر وہ بشدت راضی اور خوش ہوتے ہیں اسکے آئندہ اقبال کے لئے یہ بشارت ہوتی ہے اور جس پر وہ بشدت ناراض ہوتے ہیں اسکے آئندہ ادبار اور تباہی پر دلیل ہوتی ہے کیونکہ بباعث فنافی اللہ ہونے کے وہ سرائے حق میں ہوتے ہیں اور انکی رضا اور غضب خدا کا رضا اور غضب ہوتا ہے اور نفس کی تحریک سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے یہ حالات ان میں پیدا ہوتے ہیں۔

احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے ذریعے ہی آج قرب الٰہی کی نعمت میسر آسکتی ہے

قادیان میں بورنیو کے احمدی نومسلم جناب محمد شریف صاحب تیو کی تقریر

قادیان ۳؍نومبر بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بورنیو کے نومسلم احمدی بھائی جناب محمد شریف صاحب تیو کی قادیان میں تشریف آوری پر نظارت تعلیم و تربیت کے زیر اہتمام ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں درویشان قادیان کی طرف سے اپنے معزز مہمان کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس کے جواب میں آپ نے اپنے قبول اسلام کے حالات اور دیگر ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام کو خوش الحانی سے پڑھے جانے سے ہوا۔ ابتداء میں محترم صدر جلسہ نے چند تعارفی کلمات فرمائے۔ اور پھر جناب شیخ عبدالحمید صاحب عاجز بی اے نے انگریزی زبان میں درویشان کرام کی طرف سے معزز مہمان کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔

ایڈریس

ایڈریس میں سب سے پہلے درویشان قادیان کی طرف سے اپنے معزز مہمان کی قادیان میں تشریف آوری پر اظہار مسرت کرتے ہوئے احمدیت کے دائمی مرکز اور مقامات مقدسہ کی زیارت کی سعادت حاصل کرنے کا موقعہ پانے پر ہدیہ تبریک پیش کیا گیا۔ اور ساتھ ہی قادیان کی مقدس بستی کی روحانی اعتبار سے اہمیت پر روشنی ڈالی گئی اور بتایا کہ کس طرح تقسیم ملک کے وقت قادیان کی کثیر آبادی کو حالات کی مجبوری سے اس بابرکت جگہ کو چھوڑنا پڑا۔ اور اب بھی بیرونجات کے لاکھوں احمدی اپنے محبوب مرکز کی زیارت کے لئے تڑپ رہے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک قادیان کی ایک ایک اینٹ متبرک اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان ہے۔

جناب عاجز صاحب نے ایڈریس پیش کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" اور "یاتیک من کل فج عمیق" "یاتون من کل فج عمیق" کے الہامات کی تشریح کی اور بتایا کہ کس طرح باوجود مخالف حالات کے خدا تعالیٰ کے یہ وعدے پورے ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ بلکہ دنیا کے دور دراز مقامات سے ہر آنے والا بجائے خود اس پیشگوئی کی صداقت کا زندہ نشان ہے۔ ہم سب خوش قسمت ہیں کہ اس پیشگوئی کو آپ کے وجود سے ایک بار پھر پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں اور ہم آپ کی اس خوش نصیبی پر آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ایڈریس میں معزز مہمان سے درخواست کی گئی۔ کہ جب وہ اپنے وطن واپس جائیں تو وہاں کے تمام احمدی حضرات کو ہماری طرف سے محبت بھرا السلام علیکم پہنچا دیں۔ آخر میں اپنے احمدی نومسلم بھائی سے درخواست کی گئی۔ کہ اگر آپ قبول احمدیت کے موجبات پر قدرے روشنی ڈال سکیں تو یہ بات ہمارے لئے مزید خوشی اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوگی۔

ایڈریس کا جواب

جناب محمد شریف صاحب تیو نے تشہد اور تعوذ کے بعد جملہ حاضرین کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا تحفہ پیش کیا۔ اور قادیان اور ربوہ کی زیارت اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ملاقات کا شرف حاصل ہونے پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

آپ نے بتایا کہ گذشتہ سال برٹش بورنیو میں بورنیو شیل کمپنی (جہاں آپ ملازم ہیں) نے میرے لئے تین ماہ کی رخصت منظور کی۔ اس عرصہ میں میں نے احمدیت کے مراکز ربوہ و قادیان کی زیارت اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ملاقات کرنے کی غرض سے ہند و پاکستان کے سفر کا فیصلہ کیا۔ اگرچہ میرے دوستوں نے مجھے تعطیلات کے ایام جاپان ہانگ کانگ وغیرہ تفریحی مقامات کی سیر و سیاحت میں گذارنے کا مشورہ دیا۔ مگر میں نے اس مبارک سفر کو ترجیح دی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے میرے لئے اس کے جملہ سامان بسہولت تمام میسر کر دئیے۔ فالحمد علیٰ ذالک۔

اپنے قبول اسلام کے وجوہات بیان کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ میں چینی نسل سے ہوں اور برٹش بورنیو کے ایک گاؤں میں پیدا ہوا ہوں۔ پیدائشی طور پر بدھسٹ تھا۔ اور دیگر بدھوں کی طرح میں بھی اپنے یہاں کے چائنی بدھ مندروں میں پوجا کے لئے جایا کرتا تھا۔ راسخ العقیدہ بدھسٹ ہونے کے باعث ابتداء میں مجھے اسلام یا عیسائیت کی طرف چنداں رغبت نہ تھی بلکہ اس کے برعکس اس وقت میں ان مذاہب کی نسبت ایک گونہ نفرت کے جذبات رکھتا تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ مجھے بت پرستی سے بے رغبتی ہونے لگی۔ حتیٰ کہ میں نے مندروں میں جانا کم کر دیا۔ اور میرے دل میں اسلام کی نسبت معلومات حاصل کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ چنانچہ ایک دوست سے مجھے قرآن کریم کا ترجمہ بھی مل گیا۔ اس وقت میں احمدیت سے چنداں آشنا نہ تھا۔ بلکہ میرے غیر احمدی دوست احمدیوں کی نسبت طرح طرح کی بدگمانیاں پیدا کرتے رہے۔ مثلاً کہتے کہ ان لوگوں کا کلمہ اور ہے اور ان کی نمازیں ویسی نہیں جیسی دیگر مسلمانوں کی ہیں۔ یہ نماز کے وقت قبلہ کی طرف رخ نہیں کرتے۔ علاوہ ازیں قرآن کریم کے بارہ میں بھی اسی طرح کی غلط باتیں احمدیت کی طرف منسوب کرتے۔ آخر ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ میں جزیرہ لیبان کی طرف جا رہا تھا کہ میں نے کسی شخص کے بآواز بلند سورہ فاتحہ پڑھنے کی آواز سنی۔ میں نے غور سے جو دیکھا تو ایک احمدی قبلہ رو سینہ پر ہاتھ باندھے نماز پڑھتا دکھائی دیا اس نظارہ نے احمدیوں کے بارہ میں میرے خیالات کو یکدم بدل دیا چنانچہ اسی احمدی دوست سے مجھے پیغام صلح کا نسخہ ملا۔ اس کے بعد کنانور کے قادر صاحب احمدی اور انڈونیشیا کے سوکارنو بن احمد احمدی سے ملاقات ہونے پر احمدیت کا لٹریچر دستیاب ہو گیا۔ جس کے مطالعہ سے مجھ پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی حالت کھل گئی۔ اور میں دسمبر ۱۹۵۱ء میں جمعہ کے روز باقاعدہ طور پر بیعت کر کے داخل سلسلہ ہو گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

آپ نے فرمایا کہ اس وقت سے میری خواہش تھی کہ مرکز سلسلہ میں جاؤں۔ چنانچہ میں خوش ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری خواہش پوری فرمائی اور آج میں آپ لوگوں کے درمیان موجود ہوں۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ مذہب کی اصل غرض خدا شناسی اور قرب الٰہی کا حصول ہے۔ اور آج روئے زمین پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام وہ دینی مسلک ہے جو انسان کو قرب الٰہی کی نعمت سے سرفراز کر سکتا ہے۔ آپ نے کہا قرب الٰہی کا ایک واضح اور بین ثبوت دعاؤں کا قبول ہونا ہے۔ چنانچہ میں نے مشکلات و مصائب اور امتحانوں کے وقت متعدد بار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں بذریعہ خطوط دعا کی درخواست کی اور خود بھی دعاؤں میں لگا رہا۔ اور اور ہر بار ہی اللہ تعالیٰ نے حضور کی دعاؤں کے طفیل نہایت غیر معمولی حالات میں کامیابی عطا فرمائی۔ اس موقعہ پر آپ نے قبولیت دعا کے متعدد ایسے واقعات بیان کئے جو خود ان کی ذات اُن کی اولاد ان کے دوستوں کے ساتھ تعلق رکھتے تھے۔ ان کی نسبت آپ نے کہا یہ سب چمکتے ہوئے روشن نشانات صداقت احمدیت پر گواہ ہیں۔

آپ نے بورنیو کے جملہ احمدی احباب و مبلغین کرام مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری اور مکرم مرزا محمد ادریس صاحب کی طرف سے احباب قادیان کو پُرخلوص سلام اور دعا کا پیغام پہنچایا۔ اور وعدہ کیا کہ واپسی پر میں آپ حضرات کا محبت بھرا اسلام بھی ضرور پہنچاؤں گا۔

آخر میں آپ نے ربوہ اور قادیان کے جملہ احباب کرام کے محبت بھرے حسن سلوک پر شکریہ ادا کیا۔

چونکہ ایڈریس اور اس کا جواب دونوں انگریزی زبانوں میں تھے۔ اس لئے ایڈریس پیش کئے جانے کے بعد اردو زبان میں ایڈریس کا خلاصہ مکرمی مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے اور جواب ایڈریس کا خلاصہ مکرمی سید عبدالحی صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سکول نے حاضرین کی خدمت میں پیش کیا۔

اس کے بعد محترم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت نے اپنے معزز مہمان کا شکریہ ادا کیا اور ایک برجستہ تقریر میں معزز مہمان کی آمد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا زندہ گواہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان حقائق کی موجودگی میں مخالفین احمدیت کی مخالفت کی کیا قیمت رہ جاتی ہے۔ پس ہمارے معزز مہمان کی آمد ہم سب کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہے کہ خدا کی ایک زمانہ پیشتر بتائی ہوئی بات کس شان سے پوری ہو رہی ہے۔

صدارتی تقریر

آخر میں صاحب صدر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نہایت دلنشین

بقیہ

افریقی زبانوں پر عربی کے اثرات

مغربی افریقہ اور وسطی استوائی افریقہ کے علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ عرب مسلمان ان علاقوں میں اس زمانے میں پہنچے۔ جب یورپ کے رہنے والے خود اپنے ملک میں غیر تمدنی ماحول میں زندگی بسر کر رہے تھے۔ ان مسلمانوں نے نہ صرف ان علاقوں کے باشندوں کے مذاہب۔ اعتقادات اور رسم و رواج کو تبدیل کیا بلکہ ان کی زبانوں کو بھی متاثر کیا۔

عربی میں ساحل کی جمع سواحل ہوتی ہے اور چونکہ یہ زبان افریقہ کے ساحلی علاقوں میں بولی جاتی تھی۔ اس لئے اس کا نام سواحلی پڑ گیا ہے۔ عربی کے اثرات پڑنے سے پیشتر سواحلی نام کی کوئی زبان بھی عالم وجود میں نہ تھی۔ کیپٹن گروم فیلڈ اور ہوارڈ نے اپنی کتاب "سواحلی میں مشرقی الفاظ" میں اس حقیقت کا برملا اقرار کیا ہے۔ زنجبار کا نام تقریباً سب ہی جانتے ہیں۔ یہ دو الفاظ سے مرکب ہے ایک زنج دوسرے بار۔ زنج فارسی لفظ زنگ کا معرب ہے۔ جو عموماً حبشیوں کے لئے بولا جاتا تھا۔ بار کے معنی ساحل کے ہوتے ہیں۔ زنجبار نام اسی وجہ سے رکھا گیا ہے کہ عرب جہازران جب اس مقام تک پہنچے تو یہاں کنارے پر ہی چند حبشی بستیاں تھیں۔ اگرچہ اب تو یہ لفظ ایک محدود علاقے کے لئے بولا جاتا ہے۔ لیکن پہلے اس کا استعمال پورے سواحل پر ہوتا تھا۔ سواحلی میں ہمارے خیالات کو ادا کرنے کے لئے عربی الفاظ محاورات استعمال ہوتے ہیں۔ جو قدیم مقامی زبان بانٹو میں ادا نہیں کئے جا سکتے تھے۔ مثلاً دولت کا کوئی ہم معنی لفظ بانٹو میں موجود نہیں تھا۔ نہ ہی زولو اور حبشی میں کوئی تخیل تھا۔ اس لئے عربی لفظ المال ہو بہو اختیار کر لیا گیا ہے۔ افریقہ میں قیمتی پتھروں سے کوئی بھی آشنا نہ تھا جب عربوں نے انہیں آشنا کیا تو عربی لفظ الماس ہی اس کے لئے بولا جانے لگا۔

عسکری کا عربی تخیل حبشی فوجی سپاہی کے ہم معنی ہے۔ چنانچہ یہ لفظ بھی حبشی سپاہیوں کے لئے نہ صرف مقامی زبانوں میں استعمال ہونے لگا۔ بلکہ پہلی جنگ عظیم کے بعد سے انگریزی اور فرانسیسی میں بھی بولا جانے لگا ہے۔

نیاسالینڈ میں عربی اور یمنی تاجروں کے لئے مزنگو کا لفظ مستعمل تھا چونکہ عربی تاجروں کی بدولت ہی وہاں اسلام کا نفوذ پہنچا۔ اس لئے اس کا نام نیاسالینڈ میں چمکتا ہے۔ سواحلی میں بھی عربوں نے ہی اسے روشناس کیا۔ اس لئے وہاں اسلام کا نام عربی ہی ہے۔

دوسری متاثر زبان فلانی ہے جو موجودہ سوڈان کے جنوب مغربی علاقوں میں اور فرانسیسی استوائی افریقہ میں بولی جاتی ہے۔ اس میں بھی عربی الفاظ و محاورات کی کافی تعداد شامل ہے۔ یہ اگرچہ خالص حبشی زبان نہیں بلکہ قدیم مصری زبان قبطی اور حبشی زبان کے اختلاط سے وجود میں آئی ہے۔ لیکن عربی کے اثرات اس قدر گہرے پڑے ہیں کہ اس کا رسم الخط بھی قبطی سے بدل کر عربی ہو گیا ہے۔ فلانی میں ایک لفظ دکانیرو ہے جو دوکان کے موجودہ عربی اور اردو مفہوم کے مماثل ہے۔ فلانی میں فتنہ کے معنی مصیبت کے ہیں۔ اور یہ بھی عربی لفظ سے نکلا ہے۔ اسی طرح ایک اور لفظ ہے جس کا تلفظ فلانی میں حدیثول ہے۔ ذرا اس کے ماخذ کو تلاش کیجئے۔ عربی میں ایک لفظ ہے "حدیث الرسول" جسے اردو میں بھی اختیار کر لیا گیا ہے۔ ہم سب ہی اس کے معنے جانتے ہیں یعنی وہ ذخیرہ روایات جس پر فقہ اسلامی کی بنیاد ہے۔ ہو بہو یہی تصور فلانی زبان میں حدیثول کا لفظ بولنے پر سمجھا جاتا ہے

تیسری زبان جو عربی سے اس قدر متاثر ہوئی ہے کہ وسطی افریقہ میں مسلم تہذیب و معاشرت اور زبان کا روشن منارہ سمجھی جاتی ہے ہوسہ ہے۔ ہوسہ کو فرنچ گنی نائیجیریا فرانسیسی سوڈان اور دار فور کے علاقوں کی لنگوا فرینکا کہا جا سکتا ہے آج کل یہ علاقے مسلمانوں کا مرکز ہیں۔ کسی زمانے میں ہوسہ بھی تصویری رسم الخط میں لکھی جاتی تھی۔ لیکن اب عربی رسم الخط اختیار کئے ہوئے ایک ہزار سے زائد سال ہو چکے ہیں۔ ہوسہ میں لفظ "الدین" کے معنی وہی ہیں جو عربی میں ہیں۔ اور یہ صرف اسلام کے لئے بولا جاتا ہے۔ الفضل عادۃ العدۃ وغیرہ ہزاروں لفظ ہیں جو نہ صرف اپنے تلفظ کے لحاظ سے بلکہ اصل مخرج اور لغوی پس منظر کے ساتھ عربی اور ہوسہ دونوں میں یکساں مستعمل ہیں۔ ایسی تو بہت سی مثالیں ہیں جہاں پورا لفظ اپنے معنوی تصور کے ساتھ ہی ہوسہ میں مستعمل ہو گیا ہے۔ لیکن اس کی ہو مثالیں بھی بہت سی مل سکتی ہیں کہ عربی لفظ کا تصور تو مستعمل ہو گیا۔ لیکن لفظ مقامی تلفظ کی وجہ سے بگڑ گیا۔ مثلاً البارود کے بجائے ہوسہ میں ابا روش کا لفظ بولا جاتا ہے۔ الرشاش بمعنی بندوق کی گولی بگڑ کر ہالرشاس بن گیا ہے۔ حالانکہ بارود اور بندوق کی گولی سے افریقیوں کو عربوں نے ہی آشنا کیا ہے ہوسہ میں بندوق کے لئے عربی الاصل لفظ بندقیہ کے بدلے اس کی بگڑی ہوئی شکل بندگہ استعمال ہوتی ہے یہیں سے یہ تصور انگریزی دریا تک پہنچا ہے۔ اور لفظ بدل کر گن رہ گیا ہے۔ سواحلی میں بھی لفظ بندوک ہو جاتا ہے۔

(ماخوذ)

دار الرحمت شرقی ربوہ میں مسجد کی تعمیر

جملہ احباب کرام جن کے مکانات دار الرحمت شرقی ربوہ (سابقہ محاسن بلاک ۲۱ تا ۳۱) میں تعمیر ہو چکے ہیں یا جن کے قطعات اراضی اس محلہ میں واقعہ ہیں۔ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ نے اس محلہ کی ضرورت کے پیش نظر تعمیر مسجد کے لئے ایک قطعہ عطا فرمایا ہے۔ اور ہماری درخواست پر نظارت بیت المال صدر انجمن احمدیہ نے مسجد کی تعمیر کے لئے پانچ ہزار روپیہ تک احباب محلہ سے وصول کرنے کی اجازت مرحمت فرما دی ہے۔

مجلس عاملہ دار الرحمت شرقی نے احباب محلہ کی سہولت کے لئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہر ایک مالک مکان یا قطعہ کم از کم ایک روپیہ فی مرلہ کے حساب سے اور کرایہ دار احباب کم از کم ایک روپیہ فی کس کے حساب سے اس مسجد کی تعمیر کے لئے چندہ دیں۔ تا اس کام کو جلد از جلد شروع کر کے پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا جائے۔ اور اس محلہ میں بھی دیگر محلہ جات ربوہ کی طرح پختہ مسجد تیار ہو جائے۔

لہذا اس اعلان کے ذریعہ اپنے جملہ احباب ساکنان دار الرحمت شرقی و مالکان قطعات محلہ ہذا سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے محلہ کی مسجد کی تعمیر کے لئے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لیں۔ اور خدا تعالیٰ سے اس نیک کام کا اجر اور ثواب پائیں۔ انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الآخر (مسجدیں وہی تعمیر کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لاتے ہیں)

خاکسار محمد صدیق صدر دار الرحمت شرقی و صدر عمومی ربوہ

نمایاں کامیابی اور درخواست دعا

میرے بھائی عبد الرحمن بھٹہ ابن چوہدری فضل کریم صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر امیر جماعت احمدیہ بدو والہ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے فائنل ایئر ایم بی بی ایس کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے آپ ۹۹۲ نمبر لے کر کالج میں دوم اور یونیورسٹی بھر میں سوم رہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین

عبد المنان بھٹہ ٹی۔ آئی۔ کالج۔ ربوہ

ولادت

مکرم چوہدری عبد الرحیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھسیٹ پورہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۸/۱۰/۵۸ کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو لمبی عمر دے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔ نومولود مولوی سلطان علی صاحب مرحوم (آف پیرو چیچی) کا پوتا اور مولوی مہر الدین صاحب ننگلی کا نواسہ ہے۔ (محمد یسین اختر)

اشاعت اسلام کیلئے مخلصین کا پُرجوش لبیک

تحریک جدید سال رواں کے لئے ایک لاکھ چھ ہزار روپیہ سے زائد وعدے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش ہو چکے ہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کے سالانہ اجتماع منعقدہ یکم نومبر ۱۹۵۸ء میں تحریک جدید کے سال ۲۵/۱۵ کا اعلان فرماتے ہوئے جماعت کو اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانیاں پیش کرنے کی طرف خاص توجہ دلائی تھی۔ الحمد للہ کہ مخلصین جماعت نے حضور کے اس ارشاد کی اطلاع پاتے ہی پاکستان کے مختلف حصوں سے بذریعہ تار و ڈاک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں اپنے وعدوں کی اطلاع بھجوانی شروع کر دی ہے۔ ایک ہفتہ کے اندر اندر سال پچیس اور سال پندرہ یعنی دفتر اول و دوم کی وعدوں کی رقم کی مجموعی میزان ایک لاکھ چھ ہزار ایک سو نناوے روپے گیارہ آنے ہو گئی ہے الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

لیکن جیسا کہ احباب جماعت کے علم میں ہے کہ تبلیغ اسلام، اشاعت قرآن اور تعمیر مساجد کا عظیم الشان کام جو اس وقت دنیا کے مختلف حصوں میں ہو رہا ہے۔ اسے عمدگی سے جاری رکھنے اور اس میں مزید وسعت پیدا کرنے کے لئے ایک دو لاکھ روپیہ نہیں بلکہ لاکھوں اور کروڑوں کی ضرورت ہے۔ مخلصین کا سچا عزم اور پختہ ارادہ خدا کے فضل اور رحم سے اس مہم کو آسانی سے سر کر سکتا ہے۔

تمام جماعتیں اور ان کے ذمہ دار عہدہ داران اس بات کی طرف خاص توجہ رکھیں کہ جماعت کا کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے۔ جو تحریک جدید کے اس مالی جہاد میں شریک نہ ہو۔ اور کوشش فرمائیں کہ جلد سے جلد وعدوں کی رقوم کی مکمل فہرستیں تیار کر کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوا دی جائیں۔

خدا تعالیٰ کے دین کی مدد کرنے والے ہمیشہ خدا کی حفاظت میں رہتے ہیں۔ اور بچائے جاتے ہیں۔ مبارک وہ جو اس وقت دلیری سے آگے بڑھتا ہے اور اپنے مال سے خدا کی دنیا کی مدد کرتا ہے۔

(وکیل المال اوّل)

ایک نہایت ضروری اعلان

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے جیسا کہ بہنوں کو علم ہے۔ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں ایک سلائی کا سکول کھولا ہوا ہے۔ تاکہ بہنیں اور بچیاں اس سے فائدہ حاصل کرتے ہوئے سلائی سیکھیں۔ اور جن کو سلائی آتی ہے وہ آرڈر پر کام کر کے اپنی چھوٹی موٹی ضروریات کو پورا کر سکیں۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے کوشش کر کے اس سکول کو سرکاری طور پر منظور کروا لیا ہے! اور اب بچیاں دو سال کا کورس کر کے امتحان دے کر سند بھی حاصل کر سکیں گی ہماری بہنوں کی کس قدر خوش قسمتی ہے۔ کہ ہمارا نصرت انڈسٹریل سکول سرکاری طور پر منظور ہو گیا ہے۔

اس سکول میں اس وقت تین استانیاں کام کر رہی ہیں۔ علاوہ سلائی کا کورس پورا کروانے کے قرآن کریم باترجمہ اور ابتدائی دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ایک استانی کا انتظام ہے۔ جو باقاعدگی کے ساتھ پڑھائی کروا رہی ہیں اس سکول کی فیس دو اور تین روپے ماہوار ہے۔ ہینڈ ایمبرائڈری سیکھنے والی بہنوں کی فیس دو روپے ماہوار ہے اور مشین ایمبرائڈری سیکھنے والی بہنوں کی فیس تین روپے ماہوار ہے۔

بہنوں سے گذارش ہے کہ وہ اس سکول سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرتے ہوئے خود بھی داخل ہوں اور اپنی بچیوں کو بھی شامل کریں۔ تاکہ ضروریات زندگی میں سے سب سے زیادہ ضروری چیز جس کے بغیر چارہ نہیں۔ اور اگر یہ چیز نہ آتی ہو۔ تو سلائی کے لئے درزیوں کو سینکڑوں روپیہ سلائی دے کر کپڑے سلوانے پڑتے ہیں اور پھر جو اپنے ہاتھ سے کام ہوتا ہے وہ اپنے ہاتھ کا ہوتا ہے۔

امید ہے کہ بہنیں اس طرف ضرور توجہ کریں گی اور اس سکول سے فائدہ حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گی۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین و زعماء مجالس خدام الاحمدیہ سے گذارش

"تحریک جدید کی بنیاد درحقیقت انہی اصولوں پر ہے۔ جن پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اسلام کی بنیاد بھی اس بات پر رکھی گئی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے کلام کی تشہیر و ترویج کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو پیغام دیا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس پیغام کو ساری دنیا تک پہنچائیں۔"

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ فرمودہ ۲۸ نومبر ۱۹۵۲ء)

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہو چکا ہے۔ قائدین و زعماء مجالس سے قوی امید ہے کہ اکناف عالم میں اسلام کے پیغام کی تشہیر اور ترویج کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوتے ہوئے اپنی اپنی مجالس کے جملہ افراد کے وعدے اپنے آقا کے حضور پیش کرنے کے لئے مکرم وکیل المال صاحب تحریک جدید کو پہنچا دیں اور اس سلسلہ میں اپنی مساعی سے شعبہ ہذا کو بھی مطلع رکھیں۔

(مہتمم تحریک جدید۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پاکستان نیوی میں کمیشن

پاکستان نیوی کیڈٹس کا امتحان داخلہ ۷ تا ۹ جنوری ۱۹۵۹ء کراچی۔ بہاولپور۔ لاہور راولپنڈی پشاور و کوئٹہ میں۔ مضامین انگلش۔ جنرل نالج۔ ریاضی و سائنس۔ معیار انٹرمیڈیٹ۔

شرائط: میٹرک سیکنڈ ڈویژن یا سینیئر کیمبرج۔ عمر ۱/۱/۵۹ کو ۱۶ تا ۱۸½ فارم درخواست و تفصیلات نیول ریکروٹنگ افسر پشاور۔ راولپنڈی۔ لاہور کراچی سے طلب ہوں۔ درخواستیں ۱۵/۱۲/۵۸ تک بنام Naval Recruiting Office, P.N.S. Dilawar Queens Road Karachi

(پ۔ٹ ۱۱/۵۸) (ناظر تعلیم ربوہ)

شکریہ احباب

خاکسار کی اہلیہ ۲۰ اکتوبر کو ہارٹ فیل ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ اس موقعہ پر میرے احباب کرام نے جس عملی ہمدردی اور محبت کا ثبوت دیا ہے۔ میں جس قدر بھی ان کا شکریہ ادا کروں کم ہے۔ کثرت سے احباب نے باہر سے بھی تعزیت کی چٹھیاں لکھی ہیں۔ جبکہ فرداً فرداً جواب دینا میرے لئے بہت مشکل ہے۔ اس لئے بذریعہ الفضل میں جملہ احباب کرام کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزا دے۔ اور پھر درخواست کرتا ہوں کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کے پرورش پا جانے اور خادم دین بننے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام ملنے کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

(خاکسار غلام حسین جیا بلوچ اوورسیئر ربوہ الیکٹرک سروس ربوہ)

وقت ہے نزدیک تر منزل ہے بہت دور ابھی

کیا آپ وقف جدید کا وعدہ ادا کر چکے ہیں؟ چندہ وقف جدید کا پہلا سال دسمبر ۱۹۵۸ء میں ختم ہو رہا ہے۔ اگر آپ نے ابھی تک اپنا وعدہ ادا نہیں کیا تو جلدی کیجئے اور اولین فرصت میں اس فرض سے سبکدوش ہو جائیے۔

(انچارج دفتر وقف جدید)

میری ہمشیرہ مرحومہ

میری ہمشیرہ فضل بی بی صاحبہ وفات پا گئی ہیں مرحومہ موصیہ اور بہت نیک تھیں۔ حضرت مسیح موعود کے خاندان سے بہت محبت رکھتی تھیں۔ حضرت اماں جانؓ سے بے حد محبت تھی۔ چھوٹی عمر سے ہی باوجود بچوں کو پالنے کے فرضی نمازوں کے علاوہ تہجد بھی ادا کرتی تھیں۔ جب کبھی حضرت اماں جان کو سندھ جانے کا موقعہ ملا۔ آپ ان کے لئے بڑے شوق سے تحائف پیش کرتیں۔ بہت سی لڑکیوں کو قرآن مجید پڑھایا۔ چھوٹی عمر سے ہی دین کے ساتھ گہرا لگاؤ تھا اور ہر وقت خدا تعالیٰ کی تسبیح کرتی رہتی تھیں اور دین کے ہر کام میں حصہ لیتی تھیں مرحومہ

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر سیکرٹری مجلس کارپرداز کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۱۳۵ :۔ میں منظور النساء بنت محمد اسماعیل صاحب معتبر قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ر اکتوبر ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد کوئی نہیں میں اپنی تنخواہ مبلغ -/۲۵۵ روپے ماہوار کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے علاوہ کوئی اور جائیداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی کرتی رہوں گی نیز میرے مرنے کے بعد میرا جو متروکہ بھی ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا۔

الامۃ :۔ منظور النساء قریشی بنت محمد اسمٰعیل صاحب معتبر لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ

گواہ شد :۔ محمد اسمٰعیل والد موصیہ محلہ دار الصدر غربی ربوہ۔

گواہ شد :۔ قریشی مقبول احمد برادر موصیہ پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ۔

نمبر ۱۵۱۲۲ :۔ میں عطاء اللہ ولد فضل الٰہی قوم جنجوعہ پیشہ ریٹائرڈ عمر تقریباً اکسٹھ برس تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن چاہ میراں لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ر اکتوبر ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ چودہ مرلہ زمین واقع ربوہ محلہ دار النصر جس کی قیمت محکمہ آبادی ربوہ کے قانون کے مطابق مبلغ سات صد تیس روپے ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد بذریعہ پنشن گورنمنٹ مبلغ -/۷/۹ روپے پر بھی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کراتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد جو بوقت فوت ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

المرقوم عطاء اللہ ولد فضل الٰہی سکنہ چاہ میراں گلی نمبر ۲ مکان نمبر ۲ لاہور

العبد :۔ عطاء اللہ بقلم خود

گواہ شد :۔ سلطان علی سکرٹری وصایا۔ حلقہ سلطانپورہ مکان نمبر ۷ سکندرہ سٹریٹ نمبر ۱۳ لاہور۔

گواہ شد :۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نمبر ۱۵۱۴۱ :۔ میں مہر النساء زوجہ امیر الدین قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۴۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بھارت نگر لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ر اکتوبر ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد مبلغ -/۳۰۰ روپیہ حق مہر جو کہ بذمہ خاوند ہے زیور کوئی نہیں ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی

المرقوم چوہدری سلطان علی سیکرٹری وصایا حلقہ سلطانپورہ مکان نمبر ۷ سکندرہ سٹریٹ نمبر ۱۳ سلطانپورہ لاہور۔

الامۃ :۔ مہر النساء زوجہ امیر الدین۔

گواہ شد :۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد :۔ امیر الدین بقلم خود خاوند موصیہ مذکور گلی نمبر ۳ مکان نمبر ۱۲ بھارت نگر لاہور۔

نمبر ۱۵۱۲۷ :۔ میں نذیر احمد ولد احمد علی صاحب قوم رہان پیشہ تعلیم عمر تقریباً ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حال طبیہ کالج لاہور۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۱/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں اس وقت ماہوار آمد مبلغ -/۸۵ روپیہ صرف ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

المرقوم :۔ نذیر احمد رہان ولد احمد علی صاحب رہان

العبد نذیر احمد رہان متعلم طبیہ کالج انجمن حمایت اسلام لاہور

گواہ شد :۔ سلطان علی سیکرٹری وصایا حلقہ سلطانپورہ لاہور مکان نمبر ۷ سکندرہ سٹریٹ نمبر ۱۳ لاہور

گواہ شد :۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نمبر ۱۵۱۳۰ :۔ میں اقبال بیگم زوجہ چوہدری سلطان علی صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سلطانپورہ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۰/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد اس وقت حق مہر مبلغ -/۳۰۰ روپے جو کہ میں بذریعہ زیور اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اس کے علاوہ زیور طلائی وزن ۲ تولہ قیمتی -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ کل میزان -/۵۰۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں کوئی رقم بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی فقط المرقوم :۔ چوہدری سلطان علی سیکرٹری وصایا۔

الامۃ :۔ اقبال بیگم زوجہ چوہدری سلطان علی ۱۲/۱۰/۵۸

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد۔ چوہدری سلطان علی سیکرٹری وصایا حلقہ سلطانپورہ مکان نمبر ۷ سکندر سٹریٹ ۱۳ لاہور

نمبر ۱۵۱۲۸ :۔ میں عائشہ صادقہ فرحت زوجہ خالد ہدایت بھٹی قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۰/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری موجودہ جائیداد زیورات جن کا وزن ساڑھے پانچ تولے ہے۔ اور جن کی قیمت اس وقت -/۶۳۲ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں کوئی رقم یا جائیداد بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد متروکہ ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

فقط المرقوم۔ عائشہ صادقہ فرحت۔

الامۃ :۔ عائشہ صادقہ فرحت

گواہ شد خالد ہدایت C/o مسجد احمدیہ لاہور

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ

سوتی کپڑے کی نئی قیمتوں کا اعلان

کارخانوں کی درجہ بندی کے لحاظ سے موجودہ نرخوں میں تخفیف

کراچی ۱۴ نومبر۔ کل مرکزی وزارت صنعت کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ٹیکسٹائل کمشنر نے ملک کے اندر واقع کپڑے کے کارخانوں میں تیار شدہ سوتی کپڑوں کی انتہائی قیمتیں مقرر کر دی ہیں۔ اس سلسلے میں کارخانوں کو تین درجوں میں منقسم کر کے ہر درجہ کے کارخانوں میں تیار شدہ سوتی کپڑے کے موجودہ نرخوں میں تخفیف کا فی صد تناسب مقرر کر دیا گیا ہے۔

سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ ضروری اشیا کی قیمتوں پر کنٹرول کے متعلق مارشل لاء کا جو ضابطہ ۴۲ جاری کیا گیا تھا۔ اس میں واضح کیا گیا تھا کہ جن چودہ خاص اشیاء کا تعلق عام باشندگان ملک کے روزمرہ کے مصارف سے ہے۔ ان کی الگ الگ قیمتیں مرکزی حکومت مقرر کرے گی۔ اسی فیصلہ کی تعمیل میں ٹیکسٹائل کمشنر نے سوتی کپڑوں کی نظر ثانی شدہ قیمتوں کا اعلان کیا ہے۔

صدر جنرل محمد ایوب خاں نے یکم نومبر کو قوم کے نام نشری تقریر میں کہا تھا کہ جہاں کہیں ان چودہ میں سے کسی چیز کی قیمت پہلے سے مقرر ہے۔ وہاں حالات موجودہ کی روشنی میں ان قیمتوں کا از سر نو جائزہ لیا جائے گا۔

آجکل سوتی کپڑے کی جو قیمتیں رائج ہیں ان کی بنیاد دسمبر ۱۹۵۶ء کی قیمتوں پر ہے۔ اس وقت سوت کی قیمت بہت ہی زیادہ تھی۔ گذشتہ اکتوبر میں سوت کی قیمتیں بہت گر چکی ہیں۔ اس لئے اب سوتی کپڑے کی قیمتوں میں بھی خاصی تخفیف کی گنجائش موجود ہے چنانچہ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ سوتی کپڑے کے نرخوں میں تخفیف کر کے ان کا تعین سوت کے موجودہ نرخوں اور مختلف حیثیتوں کے متعلقہ کارخانوں کی اقتصادی حالت کی بنیاد پر کیا جائے۔

کئی کارخانے ایسے ہیں جو خود سوت تیار نہیں کرتے۔ ان میں پاور لوم کی چھوٹی چھوٹی یونٹیں ہیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ ان میں مال کی تیاری کسی بڑے منافع بخش پیمانے پر نہیں ہوتی۔ کچھ کارخانے ایسے ہیں جو خود ہی سوت بھی تیار کرتے ہیں اور کپڑے کی بنائی بھی کرتے ہیں مگر ان میں بلیچنگ۔ ڈائنگ یا پرنٹنگ کی سہولتیں مہیا نہیں۔ ان کارخانوں کی تیار کردہ اشیاء کی بکری بھی محدود ہے۔

ان کے علاوہ کچھ کارخانے ایسے ہیں جن میں سوت بھی تیار ہوتا ہے۔ کپڑے کی بنائی بھی ہوتی ہے اور کپڑا پروسس بھی ہوتا ہے۔

اب کارخانوں کی مختلف حیثیتوں اور حالات کو پوری طرح مدنظر رکھ کر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ۱۰ اکتوبر کے اعلان کے مطابق سوتی کپڑے کے نرخوں میں حسب ذیل طریقے پر کمی کر دی جائے۔

(۱) مذکورہ بالا پہلی قسم کے کارخانوں میں جو بلیچنگ تیار ہوتا ہے اس کی قیمتوں میں ۲½ فی صد تخفیف کر دی جائے گی۔

(۲) مذکورہ بالا دوسری قسم کے کارخانوں میں جو ملیشیا تیار ہوتا ہے۔ اس کے نرخوں میں دس فیصدی تخفیف کر دی جائے گی۔

(۳) مذکورہ بالا تیسرے قسم کے کارخانوں میں تیار ہونے والے ہر قسم کے کپڑے کی قیمتوں میں پندرہ فیصد تخفیف کر دی جائے گی۔

پاکستان کے دونوں حصوں کے درمیان نقل و حمل کے مصارف ایک پیسہ فی گز کے اضافہ سے وصول کئے جا سکیں گے۔

مال روڈ کو اور خوبصورت بنانے کا منصوبہ

لاہور ۱۴ نومبر۔ محکمہ تعمیرات عامہ صوبائی دارالحکومت کی دلکشی اور خوبصورتی میں اضافہ کرنے کے لئے مال روڈ کی توسیع و ترقی کی ایک تجویز پر غور کر رہا ہے جس کے مطابق اس سڑک کے مختلف چوراہوں میں فوارے نصب کئے جائیں گے اور سڑک کو مزید چوڑا کر دیا جائے گا۔

صوبائی محکمہ تعمیرات عامہ کے چیف انجینئر نے تحقیق یہ معلوم کرنے کے لئے مال روڈ کا معائنہ کیا کہ سڑک کو کس جگہ سے کتنا کشادہ کیا جا سکتا ہے۔ اور مختلف چوراہوں پر کس قسم کے گول چکر تعمیر کئے جا سکتے ہیں۔ اس سڑک کی توسیع و ترقی کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ شہریوں کی آمدورفت میں مزید آسانی ہو سکے۔

متعلقہ حکام کی اطلاع کے مطابق مال روڈ کے ہر راستہ کو ساٹھ فٹ تک کشادہ کیا جائیگا اور اسے اس قابل بنایا جائے گا کہ ایک جگہ سے بیک وقت چار موٹر کاریں آسانی سے گذر سکیں۔

لوہے اور فولاد کی فروخت کے لئے پرمٹ کا طریقہ ختم کر دیا گیا

ڈائریکٹر آف سپلائز کو گوشوارہ مہیا کرنا ضروری ہوگا!

لاہور ۱۴ نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مغربی پاکستان میں لوہے اور فولاد کی فروخت کے لئے پرمٹ کا طریقہ ختم کر دیا گیا ہے۔ نئے طریق کار کے مطابق بیوپاری حقیقی گاہکوں کو لوہا اور فولاد آزادانہ فروخت کر سکیں گے۔ البتہ سرکاری محکموں کو اس سلسلے میں ترجیح دینی ہوگی۔

سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ مغربی پاکستان کے ڈائرکٹر آف سپلائز نے ویسٹ پاکستان آئرن سٹیل (کنٹرول آف پروڈکشن اینڈ ڈسٹری بیوشن) آرڈر ۱۹۵۸ء کی ضمن میں ۸۔(۳) کے تحت ملکی لوہے اور فولاد کے پرڈیوسروں اور تاجروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ جائز خریداروں کو پرمٹ کے بغیر ملکی لوہا اور فولاد فروخت کر سکتے ہیں۔ البتہ ان کے لئے حسب ذیل شرائط ہوں گی۔

(الف) وہ فروخت کا ایک رجسٹر رکھیں جس میں خریداروں کے نام اور پتے درج کئے جائیں نیز فروخت شدہ مال کی مقدار بھی مندرج ہوگی۔ جن لوگوں کے ہاتھ یہ اشیاء فروخت کی جائینگی ان کے دستخط یا نشان انگوٹھا بھی حاصل کئے جائیں گے۔ ان رجسٹروں کا معائنہ ڈائرکٹر سپلائز کی طرف سے با اختیار اشخاص کریں گے اور (ب) وہ سرکاری محکموں کی طرف سے دیئے گئے آرڈروں کو ترجیح دیں گے۔ وہ اپنی پیداوار کا پندرہ روزہ گوشوارہ ہر مہینے کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو ڈائرکٹر سپلائز کو مہیا کریں گے۔ وہ فروخت کئے گئے لوہے اور فولاد کی کل مقدار کی ماہانہ رپورٹ بھی ڈائرکٹر کو بھیجیں گے۔ اس رپورٹ میں قیمتوں کے اعتبار سے مقدار درج ہوگی۔ اور یہ رپورٹ ہر مہینہ کی ۵ تاریخ کو ڈائرکٹر کے دفتر میں موصول ہو جانی چاہیئے۔

ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

احمدیت یعنی حقیقی اسلام .... (بقیہ صفحہ ۴)

پیرایہ میں واقعات کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو واضح کیا اور حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تقسیم ملک کے بعد لوگوں نے یہاں کس قدر ایسے تازہ بتازہ نشانات دیکھے ہیں جو ہمارے ایمان میں زیادتی کا موجب ہیں۔ اسلئے ہمارا فرض ہے کہ اسلام و احمدیت کی امن بخش روحانی تبلیغ کو اپنا محبوب قرار دیں تا ساری دنیا جلد از جلد اپنے حقیقی خدا کو پہچان لے۔

بعد دعا یہ بابرکت تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر